بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم پنجشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۷۲	۶ر شہادت ۱۳۴۶ ہش ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۶ر اپریل ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبارِ احمدیہ

۵- ربوہ ۵ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۵- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں پڑھانے کی خواہش رکھنے والے بی ایس سی بی ایڈ۔ ایس وی یا او ٹی۔ اور جے وی اساتذہ اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ متعلقہ کی سفارش کے ساتھ ۱۴ر اپریل تک بھجوا دیں۔ خالی اسامیوں کو یکم مئی سے پُر کرنا مقصود ہے۔ (ہیڈماسٹر)

۵- ربوہ ۵ر اپریل۔ کل اول شب یہاں پھر تیز آندھی آئی۔ نیز ہلکی بارش بھی ہوئی۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ایک نہایت ضروری اعلامیہ

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک پروگرام تجویز کیا ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک قلیل المیعاد منصوبہ جسے فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دوسرا طویل المیعاد منصوبہ جس کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں آمد کی مقدار کے مطابق اسے عمل میں لایا جائے۔

قلیل المیعاد منصوبہ جسے فوری طور پر شروع کرنے کا پروگرام منظور کیا گیا ہے اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بڑی خواہش تھی کہ ایسی علمی کتب اور رسائل محققانہ رنگ میں لکھے جائیں جو جماعتی اور اسلامی ضروریات کو پورا کرنے کا اور موجودہ زمانہ کی مشکلات میں راہنمائی کا باعث ہوں۔ فاؤنڈیشن نے ایسی کتب و رسائل کی تالیف کے لئے ترغیب و تحریص کی غرض سے گراں قدر انعامات مقرر کئے ہیں۔ جو فاؤنڈیشن کی منظور کردہ شرائط پر پورا اترنے والی تصانیف پر دیئے جائیں گے۔ ذیل میں فاؤنڈیشن کی منظور کردہ ان شرائط پر مشتمل اعلامیہ کا متن جماعت کے اہل قلم اصحاب کی اطلاع اور افادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اعلامیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی تکمیل کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آ جائیں۔

پہلا انعام - بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام - اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام - تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیاء سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام - اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ

پانچواں انعام - کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱- یہ انعام ہر سال دیا جائے گا اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔*

۲- مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳- یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴- یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵- پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی

۶- انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷- ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸- انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہوگا۔

۹- مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ بورڈ سے استصواب کر لے۔

۱۰- اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے۔ یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ والسلام

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

---

* چونکہ اس سال یہ اعلان اپریل میں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اس دفعہ سال یکم مئی سے ۳۰ر اپریل تک سمجھا جائے گا۔ اور مسودہ دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۶۸ء ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ؍اپریل ۱۹۶۷ء

سید ابو الحسن علی صاحب ندوی اور احمدیت

(۴)

سید صاحب اس بات کا قطعاً ذکر نہیں فرماتے بلکہ جیسا کہ ہم دکھائیں گے آپ نے اللہ تعالےٰ کی مدد تو کیا بلکہ خموشی ہی نہیں الٹا اس کی مخالفت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ مسلمان مصلحین کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

"مسلمان مصلحین

زندگی کے ان شعبوں اور ضرورتوں کے لئے جن کا اوپر تذکرہ ہوا، عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف شخصیتیں اور جماعتیں سامنے آئیں جنہوں نے بغیر کسی دعوے اور بغیر امت سازی کی کوشش کے وقت کے ان ضرورتوں اور مطالبوں کو پورا کیا۔ اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا۔ انہوں نے کسی نئے مذہب اور کسی نئی نبوت کا علم بلند کیا اور نہ مسلمانوں میں کوئی تفریق اور انتشار پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور عملی قوتوں کو کسی بے نتیجہ کام میں ضائع نہیں کیا۔ ان کا نفع ضرر سے خالی۔ ان کی دعوت ہر خطرہ سے پاک اور ان کا کام ہر شبہ سے بالاتر ہے۔ عالم اسلام نے اپنا کچھ کھوئے بغیر ان سے نفع حاصل کیا اور مسلمان ان کی مخلصانہ خدمات کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔"

(قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا ص۱۲)

ان مصلحین کا کیا فائدہ ہوا وہ بھی سید صاحب کی زبان سے سن لیجئے۔

"اسلام کی صحیح تعلیمات اور دعوت سے انحراف اور ان مخلصین و مجاہدین کی (جو ماضی قریب میں اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنا سب کچھ مٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں پر ایک ذہنی طاعون کو مسلط کر دیا اور ایک شخص کو ان کے درمیان کھڑا کر دیا جو امت میں فساد کا مستقل بیج بو گیا ہے۔ (ایضاً ص۱۶)

اس ہستی پر جس نے اسلام کو نازل کیا۔ اور جس نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اتہام اور کیا ہو سکتا ہے۔ یعنی سید صاحب کے بیان کردہ مصلحین نے تو ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر دین نازل کرنے والی ہستی خاموشی سے دیکھتی رہی کہ ان مصلحین کا اس برباد شدہ قوم پر کیا اثر ہوتا ہے۔ خود ذرا بھی حرکت میں نہ آئی۔ مگر جب دیکھا کہ یہ خود ساختہ مصلحین ناکام ہو گئے ہیں۔ تو اس نے بڑھ کر قوم پر عذاب نازل کر دیا۔ اور اپنے اس وعدہ سے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

(نعوذ باللہ) پھر گیا۔

ہم سید صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جو نقشہ آپ نے خدا تعالےٰ کا کھینچا ہے۔ کیا یہ اس خدا تعالےٰ کا اخلاق ہے۔ جس نے سب سے پہلے اپنا ذکر اس طرح کیا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم

اور جس نے فرمایا ادعونی استجب لکم۔ اور جس سے مسلمان دن میں کئی کئی بار پنج وقتہ دعا مانگتے ہیں کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

کیا یہ اندھیر نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فرستادہ دین برباد ہو رہا ہے

حدیث النبی

عورتوں سے حُسنِ سلوک کی ہدایت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ واستوصوا بالنساء خیراً فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شئ فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیرا

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرے۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو سب سے بڑی پسلی ہے۔ وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ اور جونہی رہنے دو۔ تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ میری وصیت درباره خیر خواہی مستورات قبول کرو۔

(بخاری کتاب النکاح)

مصلحین اٹھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے چلّے کرتے ہیں۔ اس کی تجدید و احیاء کے لئے مگر اللہ تعالےٰ ان کی ذرا بھی مدد نہیں کرتا اور قوم تنزل کے گڑھے میں اترتی چلی جاتی ہے۔ خدا کا دین انتشار اور پراگندگی کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ۔

اور جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو ان پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔

یہاں دراصل سید صاحب نے مجبور ہو کر مان لیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے اور جس طرح بارش کا اثر یہ ہوتا ہے کہ

در باغ لالہ روید و در راغ خار و خس

اللہ تعالےٰ کے ماموروں اور فرستادگان دونوں قسم کی متضاد تاثیر رکھتے ہیں جو لوگ ان کی دعوت کو مان لیتے ہیں۔ ان پر خدا تعالےٰ کی رحمتیں برستی ہیں اور جو ان کو جھٹلاتے ہیں اور مخالفت پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی ذات واقعی باعث عذاب ہوتی ہے۔ اس لئے سید ابو الحسن صاحب ندوی نے جو فرمایا ہے کہ یہ عذاب ان پر نازل ہوا ہے وہ ان مخلصین و مجاہدین کی ناقدری کی وجہ سے ہوا ہے۔ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ دراصل یہ عذاب اس لئے نازل ہوا ہے کہ ان لوگوں میں سے بعض نے مامور زمانہ کی پہچان سے جو رد کا تو کثیر مسلمانوں نے ان کی باتوں اور چالوں سے دھوکا کھایا اور اللہ تعالےٰ کی روشنی دیکھنے سے محروم رہے۔ یعنی

ہم تو ڈوبتے تھے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی جو لوگ اس روشنی کو لوگوں سے روک رہے ہیں۔ وہ مزید عذاب کا باعث بن رہے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خود سید صاحب بھی باوجود اتنی تگ و دو کے مسلمانوں کے لئے کوئی راہ نجات دریافت نہیں کر سکے۔ (باقی)

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

جرمن نومسلموں کے علاوہ پاکستان۔ افغانستان۔ ٹرکی۔ عرب ممالک۔ ملیشیا انڈونیشیا۔ سمالی لینڈ اور مغربی افریقہ کے مسلمانوں کی شرکت

(مرتبہ مبلغ جرمنی مکرم بشیر احمد صاحب شمس مقیم ہمبرگ)

عید الاضحیٰ کی تقریب جو ایک مرتبہ پھر مسرت و شادمانی اور باہمی محبت و اخوت کا پیغام لے کر آئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال اسلامی طریق پر ۲۱ مارچ کو ہمبرگ کی مقامی مسجد فضلِ عمر میں نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ مساجد کا وجود اسلامی ترقی اور یکجہتی کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یورپ کے پُر آشوب، مادی اور تثلیث زدہ ماحول میں خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کے لئے مسیح محمدی کی جاں نثار جماعت کے ذریعہ تعمیر کردہ خانہ ہائے خدا مسیح محمدی کے پروانوں کے لئے بدستور روحانی تسکین کا موجب بن رہے ہیں۔

اسلامی ممالک میں تو ایسی تقریبات پر عام تعطیل ہوتی ہے جس سے ہر کس و ناکس بآسانی ایسے اجتماعات میں شریک ہو سکتا ہے مگر یہاں ایسے مواقع میسر نہ آنے کے باعث طبقے کے مسلمانوں کو نماز وغیرہ کے اوقات سے آگاہ کرنا اور پھر مسلمانوں کا یکجا ایک ہی وقت پر باوجود مصروفیت کے جمع ہونا قدرے کٹھن امر ہے۔ ایسی مشکلات کے باوجود ہمبرگ مشن عید الاضحیٰ کی تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ہمہ تن مصروف رہا۔ چنانچہ کثیر تعداد میں جرمن اور ٹرکش زبانوں میں دعوت نامے چھپوائے گئے۔ کچھ تو بذریعہ ڈاک احباب کو بھجوائے گئے۔ مگر ایک کثیر تعداد کو ان کی رہائش گاہوں پر پہنچ کر ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ پہنچائے گئے نیز ہمبرگ میں اسلامی ممالک کے قونصل خانوں اور علمی سوسائیٹیز سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ ان مساعی کے نتیجہ میں جرمن احمدی احباب کے علاوہ پاکستان۔ افغانستان۔ ٹرکی۔ عرب ممالک۔ ملائیشیا۔ انڈونیشیا۔ سمالی لینڈ اور مغربی افریقہ کے مسلمان کثیر تعداد میں نماز کے لئے پہنچ گئے۔

ریڈیو۔ پریس

کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام کے پیغام اور تبلیغی مساعی کو مختلف طریق سے ہر طبقہ تک پہنچایا جائے۔ ریڈیو اور پریس اس ضمن میں ایک اہم کام کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عید سے قبل مختلف نیوز ایجنسیز کے علاوہ ریڈیو والوں سے بھی رابطہ پیدا کیا گیا۔ اس پر ہمبرگ کی ایک اہم اخبار DIE WELT نے اپنے خاص کالم میں عید کے روز ہماری مسجد میں عید منعقد ہونے کا ذکر کیا بلکہ ٹیلیفون نمبر تک بھی درج کیا تا لوگوں کو رابطہ پیدا کرنے میں آسانی ہو۔ نیز BILD ZEITUNG جرمن نیوز ایجنسی اور CONTI PRESS کے نمائندے عید کے موقع پر حاضر ہوئے۔ اور کثرت سے فوٹو لئے۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اس موقع کا ایک فوٹو جرمنی کی تمام اہم اخبارات کو اشاعت کے لئے بھجوایا۔ اسی طرح عید کے روز دس بجے صبح ریڈیو والوں کا ایک وفد مشن ہاؤس میں آیا اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مشن انچارج سے انٹرویو لیا۔ آپ نے مختصر مگر جامع رنگ میں حج اور عید الاضحیہ کی غرض و غایت، اسلامی تعلیمات کا خلاصہ، اسلامی مساوات کا نظارہ۔ جرمنی میں تبلیغ کا خاکہ اور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا عالمگیر اثر وغیرہ امور کو بیان کیا۔ چنانچہ یہ انٹرویو ۶ بجے شام کے پروگرام میں نشر ہوا۔ اس طرح جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلامی تبلیغی کوششوں کو ہمبرگ کے قریباً ہر گھر تک پہنچا دیا گیا۔

نماز و خطبہ عید

ساڑھے دس بجے صبح نمازِ عید کا وقت مقرر تھا مگر ۹ بجے سے ہی احباب مسجد میں آنے شروع ہو گئے۔ اس کے پیشِ نظر مسجد میں کلامِ الٰہی کی تلاوت کا انتظام کر دیا گیا۔ احباب نماز تک تلاوت پاک کو سنتے اور تسبیح و تحمید میں مصروف رہنے کے لئے بلا تمیز رنگ و نسل سبھی لوگ اسلامی اخوت کے مضبوط رشتہ میں پروئے ہوئے صف آرا تھے اور اپنے مولائے حقیقی کی ملاقات کے لئے جمع تھے۔ وقتِ مقررہ سے پانچ منٹ مزید انتظار کے بعد نماز شروع ہوئی اور مسجد اللہ اکبر کی فضلسے گونج اٹھی۔ نماز کے بعد مکرم امام صاحب نے خطبہ دیا جس میں آپ نے حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ان تین افراد کی قربانی ہی کا نتیجہ تھا کہ انکی نسل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی پیدا ہوا جس نے دنیا میں امن۔ صلح۔ مساواتِ انسانی۔ آزادیٔ ضمیر کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا۔ آپ نے احباب کی توجہ قرآنی آیت قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی طرف مبذول کراتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر ہم اس قرآنی ارشاد کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں تو ہم دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ آخر میں اسلام کی سربلندی، مسلمانوں کی بہتری اور عام نسلِ انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے اجتماعی دعا بھی کی گئی۔

نماز و خطبہ کے بعد ایک عجیب ایمان افروز نظارہ تھا ہر طرف سے عید مبارک عید مبارک کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ توحید کے پرستار۔ اسلامی محبت میں سرشار ایک وقفہ کے بعد پھر بغلگیر ہو کر اسلامی اخوت کا ثبوت مہیا کر رہے تھے۔ اس سادہ مگر باوقار تقریب کے بعد کلوا جمیعاً کے ذریعہ اسلامی اتحاد کا ایک اور منظر سامنے آیا۔ ان فدایانِ اسلام کے اجتماع کو دیکھ کر زبان بے اختیار اس عربی نبی جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے درود بھیجنے لگی۔ اس تقریب میں مستورات نے بھی نہایت محنت اور جاں نثاری سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں مزید ترقی عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ مردوں کے دوش بدوش اسلامی ترقی میں کوشاں رہیں۔ آمین۔

جرمن احمدی احباب

یورپین اقوام سیاحت کی بہت دلدادہ ہیں اور یہ عادت کئی لحاظ سے مفید بھی ہے۔ کئی چیزیں جو ہم محض کتب میں پڑھتے ہیں اُن کا صحیح نقشہ ہمارے ذہنوں میں نہیں آتا اور بعض اوقات ضرورت اس امر کی باقی رہتی ہے کہ اس چیز کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جائے۔ اس طرح وہ چیز ہمیشہ دماغ میں محفوظ رہتی ہے چنانچہ جرمن احمدی مسلمان بھی اس میدان میں دوسروں کے شانہ بشانہ پیش پیش ہیں۔ علاوہ دیگر معلومات حاصل کرنے کے ان کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ ان ممالک میں احمدیہ جماعت کے ذریعہ اسلامی تبلیغی مساعی کا بالمشافہ نظارہ دیکھیں۔ چند سال قبل جبکہ یہ راقم الحروف ابھی نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تھا اور مکرم برادرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی انچارج مبلغ تھے۔ اس وقت جرمن نومسلم مسٹر ناصر نکولسکی نائیجیریا تشریف لائے۔ اور مکرم سیفی صاحب کے مشورہ سے مختلف مشنوں کو خود جا کر دیکھا جس سے ان کے ایمان کو مزید تقویت پہنچی۔ اب جب کبھی بھی وہ ملتے ہیں تو اکثر افریقہ کے حالات پر گفتگو کرتے ہیں ان کی طبیعت پر اس کا گہرا اثر ہے۔

اسی ضمن میں میں اپنے ایک اور جرمن احمدی دوست کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ ہیں مسٹر مجید۔ وہ ہمبرگ سے ایک خاصے دور مقام پر رہتے ہیں اور کاروباری آدمی ہیں۔ جونہی انہیں عید وغیرہ کی اطلاع ملتی ہے وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ بھی وہ عید سے قبل تشریف لائے اور چار روز بعد تک یہاں ٹھہرے مگر ہر وقت مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی کام کرتے نظر آتے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ سارا کام انہوں نے خود اپنی مرضی سے اختیار کیا۔ یہ ان کے اخلاص، مشن سے مضبوط تعلق اور مشن کی ضروریات کے احساس کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

یہ امر بھی باعثِ مسرت ہے کہ ایک جرمن احمدی خاتون محترمہ جمیلہ کوپ مین صاحبہ جو ایک بار پہلے بھی ربوہ دیکھ چکی ہیں امسال پھر ربوہ کے روحانی ماحول کی یاد دل میں لئے ہوئے دوبارہ رمضان المبارک سے چند یوم قبل ربوہ تشریف لے گئیں۔ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے علاوہ رمضان المبارک کے روحانی ماحول سے مستفیض ہوتی رہیں۔ درس القرآن میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں اور نمازِ تراویح مسجد مبارک میں ادا کرتی رہیں۔ نیز عید الفطر اور جلسہ سالانہ کی تقاریب میں بھی شرکت کی۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر وہ فرانکفورٹ سے ہمبرگ تشریف لائیں۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ ربوہ کے ماحول سے بہت متاثر ہیں۔ عید الاضحیہ کے موقع پر مستورات میں انہوں نے نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا وہ اپنے ساتھ علاوہ حضور ایدہ اللہ کے فوٹوز کے ربوہ کے مختلف مناظر کی تصاویر بھی لائی ہوئی تھیں جو انہوں نے تمام مستورات کو دکھائیں اور ربوہ کے روحانی ماحول کو تفصیلاً ان کے سامنے پیش کیا جس کا مستورات نے رجن میں

بعض غیر مسلم بھی شامل تھیں) بہت اچھا اثر لیا۔

پادری صاحب کی مشن میں آمد

عیسائی دنیا کی اپنے مذہب سے بے اطمینانی اور اسلامی ترقی کو روز بروز مشاہدہ کرتے ہوئے اب پادریوں کا کٹر طبقہ بھی محسوس کرنے لگا ہے کہ انہیں مذہب کے بارہ میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت عیدالاضحیٰ کی تقریب کے کچھ وقفہ بعد ایک مقامی پادری صاحب مع چند احباب مشن ہاؤس و مسجد میں تشریف لائے مشن ہاؤس اور مسجد وغیرہ دیکھنے کے بعد آدھ گھنٹہ تک اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے رہے۔

خدا کرے ایسی تقریبات اسلام کی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوں (آمین) اسلام کی ترقی تو ایک فیصلہ شدہ امر ہے مگر خدا کرے ہمارے وجود اس ترقی میں ایک اہم کردار ادا کریں۔ آمین +

ہالینڈ میں عیدالاضحیٰ کی تقریب

(مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ)

عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب ہالینڈ میں مورخہ ۲۱/۳/۶۷ کو بروز منگل پوری شان کے ساتھ منائی گئی۔ عید کا دعوت نامہ عمدہ کارڈ پر چاند اور ستارے کے ساتھ سبز رنگ کے حروف میں نہایت دیدہ زیب شائع کر کے نزدیک و دور احباب جماعت وغیرھم کی خدمت میں بھجوایا گیا۔

مسجد میں جگہ کی تنگی اور زیادہ لوگوں کی آمد کی توقع کی وجہ سے مسجد کے باغ میں ایک وسیع خیمہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ مسجد مشن ہاؤس کے دونوں ہال کمروں اور خیمہ میں آلہ مکبر الصوت بھی موجود تھا۔

مہمانوں کا پہلا قافلہ صبح سویرے ساڑھے پانچ بجے آ پہنچا اور مسجد میں تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ چند لمحوں میں ساری مسجد لوگوں سے بھر گئی اور نمازِ فجر کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ ایک خوش الحان مؤذن نے اٹھ کر اللہ اکبر کی ترنم ریز صدا فضائے ہالینڈ میں بکھیر دی۔ لوگوں نے سنتوں سے فارغ ہو کر مکرم امام صاحب کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی اور بعد ازاں مسجد تکبیرات سے گونج اٹھی۔

اب تو کئی مسلمانوں کے بڑے بڑے قافلے ملک کے دور دور کے حصوں سے بسوں میں پہنچنا شروع ہوئے اور مسجد کے چاروں طرف لوگوں کا ایک سمندر سا نظر آنے لگا۔ آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے ایک سبز رنگ کے کپڑے پر سفید رنگ میں "اھلاً و سھلاً و مرحبا" لکھ کر مسجد کی پیشانی پر آویزاں کر دیا گیا تھا۔ کپڑے کا یہ خوشنما ٹکڑا بادِ نسیم کے جھونکوں کے ساتھ لہرا لہرا کر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔

ادھر پریس کے رپورٹر اور فوٹو گرافر اور ریڈیو کے نمائندے بھی اپنا اپنا سامان اٹھائے اس کوشش میں تھے کہ مناسب جگہ پر پہنچ کر ضروری معلومات حاصل کریں اور تصاویر اتاریں۔

اس تقریب میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی۔ حاضرین نے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے خطبہ میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی پر اظہار خیال کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ اس موقع پر ہمیں صرف خوشیاں منانے میں ہی منہمک نہیں رہنا چاہیئے بلکہ اس تاریخی واقعہ پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں اور یہ موقع ہم سے کیا تقاضہ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے واقعات پیش کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس میں ایک بہت بڑا سبق رکھا ہے۔ یعنی یہ کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر اسی طرح لبیک کہنے کے لئے تیار اور مستعد رہیں جس طرح کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیار اور مستعد ثابت ہوئے تھے نیز ان واقعات سے مسلمانوں میں وحدت اور یگانگت پیدا کرنے کی بنیاد بھی رکھی گئی ہے حج کے موقع پر دنیا کے اطراف و جوانب سے مختلف رنگ و نسل کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرتے ہیں۔ پس ہمیں حج کے اتحاد و تنظیم اور پختہ ایمان کے ان سبق آموز واقعات کو یاد کر کے ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

نماز کے اختتام پر مقررہ وقت میں دعوتِ چائے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ آمدہ مہمانوں کی کافی۔ لیمونیڈ، مٹھائی اور بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ عید کی خبر اسی روز ریڈیو پر نشر ہوئی اور اخبارات نے تصاویر کے ساتھ رپورٹ شائع کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقع پر ہم ہیگ شہر کے محکمہ ٹرانسپورٹ والوں کے بھی بہت ہی ممنون ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر ہم سے تعاون کرتے ہوئے ٹریفک کا خاص بندوبست کیا اس سے ہمارے مہمانوں کے لئے آمد و رفت میں بہت سہولت پیدا کی۔ بلکہ اس محکمہ کے ایک افسر اعلیٰ خود مسجد تشریف لائے اور مزید امداد کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

ایک بجے کے قریب معزز احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا چنانچہ پچاس کے ۴ قریب لوگوں نے اس میں شرکت کی اور اس طرح عید کی رونق دوبالا ہوئی۔

عید کی تقریب میں متعدد ممالک کے مسلم و غیر مسلم احباب نے شرکت کی جن میں پاکستان۔ ایران۔ ترکی۔ مصر، سوڈان۔ اردن سعودی عرب۔ تنزانیہ۔ نائیجیریا۔ سوریںام اور ہالینڈ کے لوگ شامل تھے۔ سفارت خانہ پاکستان۔ نائیجیریا اور تنزانیہ کے کئی سرکردہ احباب بھی تشریف لائے۔

عید کے جملہ انتظام میں ممبران نے خوب محنت اور شوق سے حصہ لیا۔ چونکہ یہ دن رخصت کا نہ تھا اس لئے احبابِ جماعت نے خاص طور پر اس دن کی رخصت حاصل کر کے اس موقع کو ہر طرح کامیاب بنانے کی سعی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید اخلاص عطا فرماوے۔ آمین۔

ah

دینِ اسلام کے دو ر[illegible]

مسئلۂ جہاد کے بارے میں علماء کا اعتراض سراسر غلط ہے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

غیر احمدی علماء کی طرف سے عوام کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف یہ اعتراض عام طور پر کیا جاتا رہا ہے کہ آپ نے انگریزی حکومت سے لڑائی والا جہاد نہیں کیا۔ حالانکہ پہلا سوال تو یہ ہے کہ ان معترض علماء نے کب انگریزی حکومت سے جنگ کی تھی۔ جب وہ خود اور ان کے اکابر علماء حکومتِ انگریزی سے تعاون کرتے رہے اور تعاون کی تلقین کرتے رہے اس تعاون کو اسلامی تعلیم قرار دیتے رہے تو ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر اعتراض کریں۔

دوسرا اور حقیقی جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض اسلام کی تعلیمات پر تدبر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے اس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایات دی ہیں۔ یہ ہدایات تمام انسانوں کے لئے اور ہر حالت کے مناسب ہیں۔ اسلام کے کچھ احکام تو غیر مشروط ہیں جو ہر حال میں فرض اور واجب العمل ہیں اور کچھ احکام مشروط ہیں جب شرائط متحقق ہوں تو ان احکام کی فرضیت قائم ہو جاتی ہے اور ان پر عمل واجب اور ضروری ہوتا ہے۔ مسئلۂ جہاد اسلامی شریعت کے ایسے ہی مشروط احکام میں سے ہے۔ جب اس کی شرائط پائی جائیں گی تو وہ واجب العمل ہو گا اور جب شرائط کا تحقق نہ ہو گا جہاد فرض نہ ہو گا۔ ایسے وقت میں اسے فرض ٹھہرانا اسلامی شریعت کی خلاف ورزی ہو گی۔ پس جب حکومتِ برطانیہ کے وقت اسلامی جہاد کے لڑائی والے حصہ کی شرائط متحقق نہ تھیں تو اس جہاد کو فرض قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسلامی احکام کی ان دو قسموں کے سلسلہ میں ہفت روزہ شہاب لاہور کے فاضل مضمون نگار جناب وحید الدین خان صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"دین کے تقاضے دو قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ہم دونوں کو الگ الگ رکھیں تو کوئی پیچیدگی نہیں پیدا ہوتی لیکن اگر دونوں کو ملا دیا جائے تو دین کا سارا نظام تلپٹ ہو جاتا ہے۔ ایک تقاضا تو وہ ہے جو دین کا اصل اور اسکی روح ہے یہ ہے اللہ کی معرفت، اسکے خشیت و محبت کا تعلق، اسکے اوپر اعتماد، اور پھر اس طرح مومن و قانت بن کر خدا کی عبادت اور معاملاتِ زندگی میں اسکی تابعداری۔

دوسرا تقاضا وہ ہے جو مادی دنیا اور دین کے تصادم سے پیدا ہوتا ہے دین کو فکری اور عملی طور پر غالب و سربلند رکھنے کے لئے مختلف صورتیں پیش آتی ہیں اور موقع کے اعتبار سے ہر جگہ مومن کو نمٹنا ہوتا ہے۔ کہیں رکانہ سے کشتی لڑنی ہوتی ہے کہیں حسان بن ثابتؓ کو حکم دیا جاتا ہے کہ نظم سنائیں کہیں وقت کے عقلاء کو مطمئن کرنے کے لئے حجتِ ابراہیمی ظہور میں آتی ہے کہیں بدر و حنین کے معرکے پیش آتے ہیں۔ کہیں غیر مسلموں سے معاہدہ کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک پہلے تقاضے کا تعلق ہے وہ دین کی اصل ہے اور دائمی طور پر دین کے مطلوب کی حیثیت رکھتا ہے مگر دوسری چیز کی یہ حیثیت نہیں وہ دین کی اضافی جزو ہے نہ کہ حقیقی۔ حالات جس وقت اس طرح کے کسی تقاضے کو بروئے کار لا چکے ہوں اس وقت تو اضافی جزو بھی عملی طور پر حقیقی جزو کی طرح مطلوب ہو جاتا ہے مگر جب حالات نے اسکی ضرورت نہ پیدا کی ہو اس وقت مومن کے اوپر اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔"

(شہاب لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء)

اگر علماء ذرا بھی تدبر اور خوفِ خدا سے کام لیں تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موقف ہی اسلامی شریعت کے مطابق تھا اور اس وقت یہی دین کا تقاضا تھا۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

— ۰ —

چوہدری مسعود احمد صاحب مرحوم

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن

۲۰ فروری کی صبح کو میں ایئرپورٹ پر مکرم عبدالحمید صاحب مبلغ امریکہ کے استقبال کے لئے جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ مسجد میں پینٹ کرنے والے اٹالین نے زور زور سے آوازیں دینی شروع کیں کہ جلدی سے پہنچو۔ باہر باغ میں کوئی شخص پڑا ہوا ہے۔ میں دوڑا دوڑا باہر گیا۔ یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ عزیز چوہدری مسعود احمد صاحب فوت شدہ حالت میں پڑے ہوں گے۔ قریب جا کر دیکھا تو یوں معلوم ہوا کہ گویا عزیز مرحوم مشن ہاؤس کی نالی کو صاف کرنے بیٹھے ہیں ہاتھ میں بجلی کی تار تھی۔ میں نے آوازیں دیں اور جب کوئی جواب نہ پایا تو مرحوم کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ مرحوم کی وفات ہو چکی ہے فوراً ایمبولنس۔ ڈاکٹر اور پولیس آئی۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق وفات رات کو ۱۱ بجے کے لگ بھگ ہوئی تھی۔ مرحوم کا کمرہ اس نالی کے پاس ہی تھا۔ اسی رات وانڈز ورتھ پبلک ہال میں جماعتی ہفتہ وار تبلیغی جلسہ میں شرکت کر کے ۱۰ بجے رات واپس مشن آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہوتے ہی نالی کو صاف کرنے کے ارادہ سے باہر نکلے۔ باہر بڑی تیز بارش اور آندھی تھی۔ روشنی کے لئے بلب باہر لے گئے۔ بجلی کی تار تھوڑی سی ننگی رہ گئی تھی۔ اسکو ہاتھ لگاتے ہی موت واقع ہو گئی

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

عزیزم مرحوم ۱۹۶۱ء میں انگلستان آئے اس تمام عرصہ میں اپنے تقویٰ، اخلاص سلسلہ سے محبت اور ایثار کی ایک نہایت عمدہ مثال اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ طبیعت بہت شرمیلی اور حیادار تھی۔ ایک موقع پر ایک احمدی دوست کے گھر گئے۔ جن کے گھر کچھ غیر از جماعت خواتین مدعو تھیں۔ آپ الگ کمرہ میں جا بیٹھے۔ ان کے دوست کی والدہ صاحبہ نے کہا کہ مدعوئین میں سے کوئی با پردہ خاتون نہیں۔ اسلئے وہیں ڈرائنگ روم میں ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں۔ فرمانے لگے اگر وہ پردہ نہیں کرتیں تو نہ کریں مجھے بھی تو پردہ کا حکم ہے۔ اسلئے میں ان پردہ کروں گا۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۲۵ سال تھی۔ اس عمر میں اس درجہ تقویٰ کا خیال بہت کم نوجوانوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔

مرحوم کو قرآن کریم سے تو گویا عشق تھا۔ آواز بھی اللہ تعالیٰ نے اچھی دی تھی مشن کا کوئی جلسہ ایسا نہیں ہوا جس میں مرحوم نے تلاوت قرآن پاک نہ کی ہو۔ قرآن کریم کی متعدد سورتیں زبانی یاد تھیں۔ پڑھائی وغیرہ کے علاوہ ان کا واحد شغل حفظ قرآن تھا کئی مرتبہ جب کھانا پکا رہے ہوتے تو باآواز بلند خوش الحانی سے تلاوت بھی کیا کرتے تھے۔ میرا کمرہ عین ان کے کمرہ کے اوپر تھا۔ میں ہمیشہ اس بات پر رشک کیا کرتا تھا کہ ان کو کتنا قرآن کریم کے حفظ کرنے اور قرآن کو سمجھنے اور پڑھنے کا شوق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر تمام پڑھ لی تھی۔ وفات کے بعد بھی ان کے سرہانے کالج کی کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب اور بعض دیگر کتب سلسلہ موجود تھیں جنہیں آپ باقاعدہ پڑھا کرتے تھے۔

سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ خدام الاحمدیہ لنڈن کے سیکرٹری تھے وفات سے قبل خدام الاحمدیہ کی جنرل میٹنگ کی صدارت کے فرائض بھی آپ نے ہی سرانجام دئے وانڈز ورتھ پبلک ہال میں جب خاکسار نے ہفتہ وار تبلیغی مجالس کا سلسلہ شروع کیا تو ان کو ان مجالس کا سیکرٹری مقرر کیا انہوں نے بڑی باقاعدگی سے ان مجالس کو منظم کرنے کا کام کیا۔ اور خاکسار کی تحریک پر کہ نوجوانوں کو تقریر کی مشق کرنی چاہیئے۔ اپنا نام بھی پیش کیا۔ موضوع "فضائل قرآن" تھا۔ انگریزی زبان میں یہ ان کی پہلی تقریر تھی۔ بڑی روانی سے تقریر کی اور خوب تیاری کر کے آئے تھے۔ اس دن تین چار انگریز غیر مسلم بھی موجود تھے۔ انہوں نے بھی ان کی تقریر بہت پسند کی۔ تقریر کے بعد میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ نے اسی طرح مشق جاری رکھی تو اسی سال گرمیوں میں آپ کو ہائیڈ پارک میں تقریر کی مزید مشق کرانے کے لئے بھجواؤں گا۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ گرمیاں آنے سے قبل مرحوم اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا ہو گا

مشن کی لائبریری کی طرف ان کی خاص توجہ تھی۔ خاکسار نے ان کو لائبریرین مقرر کیا تھا۔ لائبریری کی صفائی، کتب جاری کرنا اور ان کی واپسی کے لئے خطوط وغیرہ لکھنے کا انتظام مرحوم کے سپرد تھا جو انہوں نے اپنی وفات تک نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا

مرحوم میں مہمان نوازی کا مادہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ باوجود اس کے کہ اکیلے رہتے تھے اور کھانا پکانا یہاں ہی سیکھا تھا۔ قریباً اکثر شام کو کسی نہ کسی دوست کو مشن کی لائبریری سے پکڑ کر لے جا کر کھانا اپنے ساتھ کھلاتے۔ اور اس میں بڑی خوشی محسوس کرتے کئی دفعہ جب کوئی اچھی چیز پکاتے تو خاکسار کے گھر بھی بھیجتے۔

رمضان کے دنوں میں علاوہ باقاعدہ روزے رکھنے کے میں نے دیکھا کہ مرحوم عبادات کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہو جاتے۔ تہجد تراویح وغیرہ کے علاوہ بھی اکثر میں نے ان کو نوافل پڑھتے دیکھا۔ خصوصاً قرآن مجید کی تلاوت تو رمضان المبارک میں دن رات ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک موقع پر کسی کے گھر کھانے پر گئے تھے۔ مہمانوں کا انتظار تھا۔ آپ اکیلے کمرہ میں بیٹھے تھے۔ جیب سے قرآن نکال کر پڑھنا شروع کیا اور مہمانوں کے آنے تک تین سیپارے پڑھ ڈالے

مرحوم سے لندن کی جماعت کی محبت کا یہ عالم تھا کہ وفات کی خبر ملتے ہی احباب مشن آنا شروع ہوئے۔ اور میں نے کوئی آنکھ ایسی نہ دیکھی جو پرنم نہ تھی بعض لوگوں کو تو ایسے روتے دیکھا گویا ان کا حقیقی بھائی یا بیٹا فوت ہو گیا ہو جنازے پر ۳۰۰ سے زائد احباب جمع ہوئے۔ مرحوم کے جنازہ کو پاکستان بھجوانے کے لئے خاکسار نے دوستوں میں رقم کے لئے تحریک کی۔ تو فوراً ۱۰۰۰ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو گئی۔ جو مرحوم کی جماعت میں مقبولیت کی دلیل ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ انگلستان کی جماعت ایک نہایت مخلص کارکن تقویٰ شعار بھائی اور ہونہار طالب علم سے محروم ہو گئی ہے۔

تعلیمی لحاظ سے مرحوم کا ریکارڈ شاندار تھا کیمیکل انجینئرنگ میں ایم۔ ایس سی کر لیا تھا اور اب پی ایچ۔ ڈی کی تیاری میں منہمک تھے۔ اس مضمون میں غالباً پاکستان میں اتنی تعلیم حاصل کرنے والے چند ہی لوگ ہوں گے۔ مرحوم کے پروفیسر نے بھی جو خط خاکسار اور ان کے والد صاحب مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد کے نام لکھا اس میں مرحوم کے تعلیمی معیار کا خاص طور پر ذکر کیا ہے

نمازوں کی باقاعدگی کا یہ عالم تھا کہ جمعہ کے روز کالج سے لنچ ٹائم میں بجائے کھانا کھانے کے مسجد پہنچ جاتے اور نماز جمعہ ادا کر کے واپس کالج چلے جاتے باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرتے اور جہاں تک میرا مشاہدہ ہے کبھی نماز قضا نہ کی ہو گی۔ پچھلے دو سال جب تک مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر بطور نائب امام تشریف نہیں لائے تھے مرحوم ہی میری غیر موجودگی میں نمازوں میں امام ہوتے۔

مرحوم پاکستان سے بی اے کر کے آئے تھے۔ اور اپنے والد صاحب مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد لندن کے لندن آنے کے چھ ماہ بعد لندن آگئے تھے۔ اور نہایت قلیل عرصہ میں جی سی ای کا ایڈوانس لیول کر کے یونیورسٹی میں کیمیکل انجینئرنگ کے لئے داخلہ لے لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے بوڑھے والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

ہفتہ تربیت اطفال

اطفال کو عنقریب سکولوں سے موسم بہار کی چھٹیاں ملنے والی ہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجالس اطفال الاحمدیہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ہفتہ تربیت منائیں۔

۱۔ ان ایام میں خاص تربیتی کلاس جاری کی جائے جس میں اطفال کو "کامیابی کی راہیں" کے چاروں امتحانوں کی تیاری کرائی جائے۔ تقریری تحریری اور ورزشی مقابلے کرائے جائیں اور جلسہ یوم والدین منعقد کیا جائے جس میں والدین کی موجودگی میں مندرجہ بالا مقابلوں میں پوزیشن لینے والے اطفال کو انعامات دئے جائیں

۲۔ اطفال کو اصلاح و ارشاد کے کام کی عملی تربیت دی جائے

۳۔ چندوں کی وصولی کی کمی کو پورا کیا جائے

۴۔ تشحیذ الاذہان کے خریدنے اور پڑھنے کی ضرورت و اہمیت کو اطفال پر واضح کر کے اسکے نئے خریدار بنائے جائیں

۵۔ اور اس سارے ہفتہ کی کل کارروائی ناظمین اطفال یا قائدین خدام مرکز کو بھجوائیں۔ سب سے اچھا کام کرنے والی اوپر کی دو مجالس کی کارکردگی کی رپورٹ تشحیذ الاذہان میں مع ناظمین مجالس کے فوٹو کے شائع کی جائے گی۔

رفیق احمد ثاقب

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بین المجالس تقریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام سات اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد محمود میں ایک تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجلس مقامی کے علاوہ چند بیرونی مجالس کی ٹیمیں بھی شامل ہو رہی ہیں ہر ٹیم دو خدام پر مشتمل ہو گی۔ جو مجالس اس تقریری مقابلہ کے لئے اپنی ٹیم بھجوانا چاہتی ہوں۔ وہ پانچ اپریل تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ میں اطلاع بھجوا دیں۔ نیز جو خدام اس مقابلہ کے لئے ربوہ تشریف لائیں وہ اپنے ہمراہ موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

تقاریر کے عناوین یہ ہوں گے۔

۱۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

۲۔ قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ (۳) ہے عمل ہیں کامیابی موت میں ہے زندگی

۴۔ مسئلہ کشمیر اور اقوام متحدہ کا کردار

(نائب ناظم تعلیم)

گذشتہ سالانہ اجتماع انصار اللہ میں شامل ہونیوالے نمائندگان کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

امید ہے آپ سب کے ذہنوں میں اچھی طرح مستحضر ہو گا کہ شوریٰ کے دوران جب ماہنامہ "انصار اللہ" کا معاملہ زیر بحث آیا تو سب کی طرف سے اس عزم کا اظہار کیا گیا تھا کہ نئے خریدار بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کی جائے گی۔ مگر ابھی تک اس سلسلہ میں توقع کے مطابق نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ سو اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ کام کرنے سے ہوا کرتا ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم

(اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم سیف علی صاحب والد محمد صادق صاحب سرگودھا سول ہسپتال میں پانچ روز سے داخل ہیں۔ آج ہرنیاں کا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا اپریشن کامیاب فرمائے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین نیز برادرم شفیق احمد صاحب چک ۲۶۹ (سمندری) ذہنی طور پر پریشان ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

(محمد افضل ہیڈ کلرک دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرا پوتا عزیز نجیب احمد پسر مرزا حمید احمد چار پانچ روز سے علیل چلا آرہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (مرزا نذیر علی قادیانی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ مکرم میجر محمد سعید صاحب کی آئندہ ترقی کا معاملہ عنقریب زیر غور آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

۴۔ میری اہلیہ عرصہ چار پانچ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت عطا فرمادے (محمود احمد معلم وقف جدید ...)

اعلان

ہمیں سندھ کے فارمز کے لئے چند منشیوں کی فوری ضرورت ہے۔ فوجی ٹائپ محنتی، صحت مند، دیانتدار اور زمینداری کام سے تجربہ اور شوق رکھنے والے افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند احباب اپنے جملہ کوائف تعلیم عمر و تجربہ وغیرہ کے ساتھ درخواستیں مع سفارش پریذیڈنٹ صاحب حلقہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں

"ایم۔ اے۔ سنڈیکیٹ ربوہ"

اعلان نکاح

میرے عزیز دوست جناب سید محمد احمد صاحب ایم اے ابن سید محمد یوسف صاحب ایم اے سینئر اسسٹنٹ کمشنر سید سنٹر سکول راولپنڈی کا نکاح مکرم راجہ غلام مصطفیٰ صاحب ساکن بھیرہ نے مورخہ ۱۵ مارچ بروز اتوار سیدہ تہذیب النساء بنت سید عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ساکن گھیر ضلع گجرات سے بعوض دو ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ضیاء الحق قریشی راولپنڈی

چندہ جلسہ سالانہ

اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال ختم ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں اتنی رقم وصول نہیں ہوئی۔ جس سے جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے۔ لہٰذا جن جماعتوں کی اس چندہ کی وصولی بجٹ سے کم ہے ان جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کیساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے بھی خاص طور پر کوشش کریں تا کوئی دوست اس لازمی چندہ میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ اور ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے

(ناظر بیت المال ربوہ)

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں

خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بینظیر تحفہ

سرنور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے خرید تے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ضرور دیکھ لیا کریں۔

ربوہ میں ہر بڑے جنرل سٹور سے خریدیں

لائلپور میں کریم میڈیکل ہال گول منٹ محلہ

کوئٹہ میں عبد الرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ

کراچی میں سرنور اور نورانی کا جل بہ غلام شاہ عطار احمدیہ ہال

میلز مین تاجر احباب ہمارے سٹاکسٹ ربوہ جنرل سٹور ربوہ سے معقول کمیشن پر خرید سکتے ہیں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ رنگ ڈار ڈربار سیالکوٹ

آپ کیلئے

ہم نے نصرت رائٹنگ تیار کئے ہیں جن پر بلاک

الیس اللہ بکاف عبدہ

کے علاوہ یہ بھی درج ہے:-

۱۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

۲۔ مجلس انصار اللہ

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ

آپ اپنی ضرورت کے لئے صرف ایک روپیہ میں ایک پیڈ خرید فرمائیں۔ خرچ ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ نصرت آرٹ پریس ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں۔ یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۶۷۸

میں مرزا محمد نصیر ولد مرزا محمد حسین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۵ جناح کالونی ڈاکخانہ ملتان روڈ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ۲ بہنوں اور تین بھائیوں کی مشترکہ ملکیت ہے ایک مکان واقعہ راولپنڈی جس کا نمبر A-87/14/P ہے جس کی قیمت اندازاً چالیس ہزار روپیہ ہے۔ جو بھی شرعی حصہ میرا اس میں ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت تین صد ستاسی روپے پچاس پیسے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میں چندہ وصیت تاریخ وصیت سے ادا کروں گا۔ (شرط اول ۵۰-۵ روپے)

العبد: مرزا محمد نصیر مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ نیلا گنبد لاہور

گواہ شد: خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لاہور ۱۸/۳ محمد نگر لاہور

گواہ شد: عبد الحمید سیکرٹری تحریک جدید زعیم حلقہ سمن آباد۔ لاہور۔

مسل ۱۸۶۷۹

میں بشیر احمد ولد غلام محمد قوم بلوچ پیشہ دکاندار عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۶/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اسی روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

حال کریم نگر۔

العبد: بشیر احمد بلوچ

گواہ شد: محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کریم نگر

گواہ شد: فضل الدین منجر کریم نگر فارم

مسل ۱۸۶۸۰

میں بشیر احمد ولد محمد صادق صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد براستہ نبی سر روڈ ڈاکخانہ مسلم آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۶/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد پر ہے اور میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین دس ایکڑ واقع شریف آباد ضلع تھرپارکر جس کی موجودہ مالیت اندازاً پانچ ہزار روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۳)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: بشیر احمد بقلم خود ولد محمد صادق صاحب شریف آباد ڈاکخانہ مسلم آباد براستہ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: محمد علی بقلم خود پریذیڈنٹ شریف آباد ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ شریف آباد۔ ضلع تھرپارکر۔

الراقم: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل ۱۸۶۸۱

میں مختار احمد ولد سردار محمد قوم ونیس جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۱/- روپے ہے۔

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۲ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: مختار احمد بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد (سندھ)

گواہ شد: محمد حیات سیکرٹری مال اسٹیٹ

الراقم: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا بشیر آباد

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ

مسل ۱۸۶۸۲

میں بشریٰ پروین زوجہ مختار احمد قوم ونیس جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ ۲ صد روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔

(۱) طلائی گلوبند وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۳۷۵

(۲) کانٹے طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی -/۱۵۷

کل مالیت ۵۳۲

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے (شرط اول -/۲ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: بشریٰ پروین اہلیہ مختار احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد: مختار احمد خاوند موصیہ بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد

گواہ شد: غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد۔

مسل ۱۸۶۸۳

میں مختار احمد ولد برکت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں بشیر آباد سٹیٹ میں بطور مزارع کام کرتا ہوں میری سالانہ آمد بارہ صد روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد جائداد یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول -/۲ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

العبد: مختار احمد بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد:۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد۔

گواہ شد: محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد۔

قابل فروخت مکان

ایک با موقع مکان واقع محلہ دار العلوم غربی (نیا محلہ) بالمقابل بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ رقبہ دس مرلہ میٹھا پانی جس میں دو کمرے پختہ بنے ہوئے ہیں جس میں بجلی لگی ہوئی ہے اس کے سامنے گراسی پلاٹ ہے نہایت با موقع مکان ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہنے والے خواہشمند احباب مجھ سے ملیں۔

سعادت احمد خان

دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۲ مارچ ۶۷ء کے شمارہ میں مسل نمبر ۱۸۶۳۱ شائع ہوئی ہے جس میں مکان کی قیمت -/۶۰۰ روپے شائع ہوئی ہے حالانکہ اصل میں -/۶۰۰۰ روپیہ ہونی چاہیئے تھی مگر اب حسب درخواست موصی مکان کی قیمت -/۸۰۰۰ روپے سمجھی جاوے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

انسان کی خوراک کا اس کے اخلاق پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے،

اس لئے قرآن نے جسمانی اخلاقی یا روحانی طور پر مضر غذاؤں کے استعمال سے منع کیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ المؤمنون کی آیت یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا (آیت ۵۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ اس میں صرف نبیوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ قاعدہ ہے کہ اس میں بعض جگہ مخاطب تو نبیوں کو کیا جاتا ہے لیکن مراد اُن کے سب متبع ہوتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا (بنی اسرائیل ع ۳) کہ اگر تیرے والدین میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں ہی بڑھاپا آجائے تو تُو اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اف تک بھی نہ کہہ اور نہ انہیں سختی سے جھڑک بلکہ ہمیشہ اُن سے نرمی سے بات کیا کر۔ اب اس جگہ خطاب بظاہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت کے افراد ہیں۔ کیونکہ آپ کے والد تو آپ کی پیدائش سے بھی پہلے اور آپ کی والدہ آپ کے بلوغ سے پہلے وفات پا چکی تھیں۔ اسی قاعدہ کے مطابق گو یہاں رسولوں کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن مراد اُن رسولوں کے متبع ہیں اور اللہ تعالےٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ تم حلال اور طیّب اشیاء کھاؤ کیونکہ اس کے نتیجہ میں تم کو نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کی خوراک کا اس کے اخلاق پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے اور جس قسم کے اثرات کسی غذا میں پائے جاتے ہیں ویسے ہی جسمانی یا اخلاقی تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں چونکہ دنیا میں انسان کو اپنے تمام طبعی جذبات ابھارنے اور ان کو ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ ان کا برمحل استعمال کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکے اس لئے قرآن کریم نے ان غذاؤں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ جن کا کوئی جسمانی اخلاقی یا روحانی ضرر ظاہر ہو۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے مُردار۔ خون۔ اور سؤر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے اسیطرح ہر ایسی چیز کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اپنے اندر بہت بڑے نقصانات نہ رکھتی ہو۔ مُردار کو ہی لے لو۔ اگر کوئی جانور مرجائے تو اس کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ یا تو وہ بالکل بوڑھا ہوکر مرا ہے یا کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے مرا ہے یا کسی بیماری اور زہر کے نتیجہ میں مرا ہے اور یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس کے گوشت کو زہریلا اور ناقابلِ استعمال بنا دیتی ہے۔ اور اگر وہ کسی سخت صدمہ سے مرا ہو مثلاً کنوئیں میں گر کر یا جانوروں کی باہمی لڑائی میں تب بھی اس کے خون میں زہر پیدا ہو جاتا ہے جو اس کے گوشت کو ناقابلِ استعمال بنا دیتا ہے اور خون تو اپنی ذات میں ہی ایسی چیز ہے جو کئی قسم کی زہریں اپنے اندر رکھتا ہے اور طبی لحاظ سے اس کا استعمال صحت کو تباہ کرنے والا ہے۔ یہی حال سؤر کے گوشت کا ہے اس کے استعمال سے بھی کئی قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور پھر سؤر میں بعض اخلاقی عیوب بھی پائے جاتے ہیں جو اس کا گوشت استعمال کرنے والوں میں منتقل ہو جاتے ہیں

. . . . . اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائے اس کا استعمال انسان کو بے غیرت بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے اللہ تعالےٰ کا ادب دُور کر دیتا ہے اسیطرح پینے کی چیزوں میں سے اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ وہ انسانی عقل پر پردہ ڈالتی اور اس کی ذہانت اور علم کو نقصان پہنچاتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے جس قدر چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ ان کے جسمانی یا اخلاقی یا روحانی مضرات ہیں اور صرف ایسی ہی اشیاء کا کھانا جائز قرار دیا ہے جو انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہوں۔"

(تفسیر کبیر)

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سنہ ۱۹۶۷ء

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صدر محترم ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن مقرر فرمایا ہے۔

اراکین خصوصی:-

۱۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲۔ محترم جناب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
۳۔ محترم جناب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

دیگر اراکین:-

۱۔ نائب صدر	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۲۔ قائد عمومی	خاکسار شیخ محبوب عالم خالد ایم اے
۳۔ قائد تربیت	محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔
۴۔ قائد تعلیم	محترم چوہدری فضل احمد صاحب
۵۔ قائد اصلاح و ارشاد	محترم شیخ مبارک احمد صاحب
۶۔ قائد مال	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب
۷۔ قائد ایثار	محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۸۔ قائد اشاعت	محترم مسعود احمد خان دہلوی
۹۔ قائد ذہانت وصحت جسمانی	محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
۱۰۔ قائد وقف جدید	محترم کیپٹن ملک محمد عبد اللہ خان صاحب
۱۱۔ قائد تجنید	محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۱۲۔ آڈیٹر	محترم صوفی غلام محمد صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری گزارش

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت وقتاً فوقتاً غریب ونادار مریضان کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں جن سے غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور یہ صدقہ جاریہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے غرباء کے لئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ خاکسار تمام دوستوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ التزام کے ساتھ ان دوستوں کے لئے جو صدقات بھجواتے ہیں دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کو دینی و دنیوی حسنات عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

نیز خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب صدقات کی رقوم باقاعدگی سے بھجواتے رہیں تا یہ نیک کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے جاری رہے اور کبھی بند نہ ہو۔ آمین۔

درخواستِ دعا

میری خوش دامن صاحبہ کافی عرصے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور آج کل بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد الوہاب قمر رحمانیہ منزل ڈیرہ غازیخان)

5046
مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی ٹیکنیکل اسسٹنٹ
دفتر ریجنل منیجر صاحب واپڈا اسسٹنٹ
A-72/70 گلگشت کالونی ملتان